سعودی عرب میں سوشل اصلاحات

اجتماعی تحفظ و کفالت کے تازہ ترین احکام

[ذیل میں ہم اُن شاہی فرامین کا خلاصہ نقل کر رہے ہیں جو سعُود بن عبدالعزیز، فرمانروائے مملکت سعودیہ نے ماہ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ میں مختلف ایام میں صادر کیے ہیں۔ اور جن کو "فرامین عدلِ اجتماعی" کا نام دیا گیا ہے۔ ان فرامین کی رُو سے سرکاری ملازمین کی دولت کی تحقیق کی جائے گی اور ناجائز ذرائع سے حاصل شدہ دولت، کو ضبط کر لیا جائے گا۔ رشوت، سفارش اور محکمانہ اثر و رسوخ کے ناجائز استعمال کا انسداد کیا جائے گا اور ملک کے تمام حاجت مند افراد کو مستقل یا عارضی امداد کے ذریعہ سرکاری کفالت میں لیا جائے گا۔ اور عام معاشرتی تحفظات رُوبعمل لائے جائیں گے۔ اس غرض کے لیے ملکی بجٹ میں مطلوبہ رقم مخصوص کرنے کے علاوہ زکوٰۃ کے محاصل کو استعمال کیا جائے گا۔ سعودی عرب میں زکوٰۃ کے جمع و صرف کا انتظام خود حکومت کرتی ہے جس سے اُسے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ سالِ رواں کے بجٹ میں بمد زکوٰۃ حاصل ہونے والی آمدنی ۳۸ لاکھ ریال (ریال ایک پاکستانی روپے سے کچھ زائد ہوتا ہے) دکھائی گئی ہے۔ یہ رقم خطیر ہی ملک بھر کے حاجت مند افراد کی کفالت و امداد کے سلسلے میں کافی بوجھ ہلکا کر دے گی۔ مزید برآں حسبِ ضرورت ملکی خزانے سے بھی کسر پوری کی جائے گی۔ ان تحفظات و انتظامات کے ساتھ اگر حکومت سعودی عرب شرعی سزائیں نافذ کرتی ہے اور چوری کرنے والوں کے ہاتھ کاٹتی ہے تو وہ حق بجانب ہے۔ (خلیل حامدی)]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قانونِ تحقیق دولت ملازمین

بتوفیق خداوندی ہم سعود بن عبدالعزیز آل سعود سلطان مملکت عربیہ سعودیہ بعد آگاہی دفعہ ۱۹ برائے قانونِ کابینہ بمطابق فرمان شاہی نمبر ۳۸ مجریہ ۲۲-۱۰-۷۷ھ - اور بروئے قرارداد کابینہ نمبر ۸۴ مجریہ ۲۶-۲-۸۲ - اور بربنائے معروض وزیر اعظم، فرمان ذیل صادر کرتے ہیں :

اولاً : اجتماعی مصالح کے پیشِ نظر، کابینہ کا فرض ہے کہ وہ تمام سرکاری ملازمین کا محاسبہ کرے اور جائزہ لے کہ اُن کے ذاتی سرمایہ، ان کی کم سن اور بالغ اولاد کے سرمایہ جن کی بظاہر کوئی آمدنی نہیں ہے، اور اُن کی بیویوں کے سرمایہ کے ذرائع کیا ہیں۔ اس امر کی تحقیقات کے لیے ایک سہ رکنی کمیٹی قائم کرے جس کا چیئرمین پبلک سنسر ڈیپارٹمنٹ کا افسر اعلیٰ ہو اور محکمہ شکایاتِ عامہ کے دو مفتش اس کے رکن ہوں۔ یہ کمیٹی اس امر کی مجاز ہوگی کہ وہ اپنی مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری ماہر حسابات و پڑتال (EXPRT IN AUDITING ACCOUNTS) کی مدد حاصل کرے

ثانیاً : اگر کوئی ملازم اپنی ملکیت یا سرمائے یا مذکورۂ بالا افراد کی ملکیت یا سرمائے کا جائز ماخذ ثابت کرنے سے قاصر رہے — اور یہ صورت اس شبہ کو تقویت دینے کے لیے کافی ہے کہ یہ ملکیت یا سرمایہ رشوت یا تحائف و عطیات یا منصب کے ناجائز استعمال کے بل بوتے پر جمع کیا گیا ہے تو کابینہ پر لازم ہے کہ وہ مذکورہ کمیٹی کی سفارش کی بنا پر ایسے مشکوک اور مجہول الماخذ سرمائے کا نصف حصہ بحقِ سرکار ضبط کرلے۔ اور اس ملازم کو سرکاری ملازمت سے برطرف کردے۔

ثالثاً : یہ فرمان کسی فوجداری جرم پر اثر انداز نہیں ہوگا بشرطیکہ اس جرم کی شرائط پائی جاتی ہوں۔

رابعاً : ہمارے وزیر اعظم اور ہمارے وزراء پر لازم ہے کہ ہر ایک اپنے اختیارات کے دائرے میں اس فرمان کو اس کی تاریخِ اشاعت سے نافذ العمل کرے۔

رمن این لک ھذا! اجتماعی مصلحت کو بروئے کار لانے کے لیے ریاست پر یہ لازم ہے کہ وہ ملازمین حکومت کی دولت و ثروت پر کڑی نگرانی رکھے اور اگر وہ جائز ذرائع سے تجاوز کر رہے ہوں تو ان کی

سرکوبی کرے۔ شرعی طور پر کسب صرف وہ جائز ہے جو کسی حرام طریقے سے نہ ہو۔ چنانچہ خیانت، رشوت، غبن اور منصب کے ناجائز استعمال کے ذریعہ سے کسب اسلام میں حرام ہے شریعت نے جو حدود مقرر کردی ہیں، ان سے تجاوز کرکے جو دولت حاصل ہوئی ہو اس کے بارے میں یہ سوال اٹھانے کا مسلمانوں کو حق پہنچتا ہے کہ مِنْ اَیْنَ لَکَ ھٰذَا ؟ (تجھے یہ کہاں سے ملا ہے)۔ اس دولت کے بارے میں پہلے قانونی تحقیق کرنی چاہیے۔ پھر اگر ثابت ہوئے کہ وہ جائز ذرائع سے حاصل نہیں ہوئی ہے تو اسے ضبط کرنے کا اسلامی حکومت کو پورا حق پہنچتا ہے۔ جلالۃ الملک کی حکومت کا یہ اقدام اسلام کے اسی تقاضے پر مبنی ہے۔

قانونِ انسدادِ رشوت ستانی

دفعہ اوّل: جو سرکاری ملازم اپنے کسی منصبی فرض کو ادا کرنے کے عوض اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے کے نام سے کوئی عطیہ طلب کرتا ہے یا قبول کرتا ہے یا طے کرتا ہے اُسے "رشوت خور" سمجھا جائے گا اور ایک سال سے لے کر ۵ سال تک کی قید یا ۵ ہزار سے لے کر ایک لاکھ ریال جرمانہ کی سزا کا یا بیک وقت ان دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا اور ملازم کا یہ دعویٰ جرم پر اثر انداز نہیں ہوگا کہ وہ رشوت کے عوض طے شدہ کام کو انجام دینے کا کوئی ارادہ نہ رکھتا تھا۔

دفعہ دوم: جو سرکاری ملازم اپنے کسی منصبی فرض سے دستبردار ہو جانے کے عوض اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے کے لیے کوئی عطیہ طلب کرتا ہے یا قبول کرتا ہے یا طے کرتا ہے اُسے "رشوت خور" سمجھا جائے گا اور اُس سزا کا مستحق ہوگا جو دفعہ اوّل میں بیان کی گئی ہے۔

دفعہ سوم: جو ملازم اپنے منصبی فرائض میں غلط اندازی کے عوض یا غلط اندازی کے بعد بطور صلہ اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے کے لیے عطیہ طلب کرے گا یا قبول کرے گا یا طے کرے گا وہ اُس سزا کا مستوجب ہوگا جو دفعہ اول میں مذکور ہے۔

دفعہ چہارم: جو ملازم کسی سفارش کے نتیجے میں کوئی کام کرتا ہے یا اپنے فرائض منصبی سے دستبردار ہوجاتا ہے وہ "رشوت خور" کے حکم میں داخل ہوگا وہ زیادہ سے زیادہ ایک سال قید یا مشقت

یا زیادہ سے زیادہ دس ہزار ریال جرمانہ کی سزا یا بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ پنجم: جو ملازم اپنے اثر و نفوذ کے ذریعہ، خواہ وہ حقیقی ہو یا فرضی، کسی با اختیار ادارہ سے کوئی کام یا آرڈر یا رجسٹریشن یا لائسنس یا ٹھیکہ یا درآمدی پرمٹ یا ڈگری حاصل کرنے یا حاصل کرنے کی کوشش کے عوض اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے فرد کے لیے کوئی عطیہ طلب کرتا ہے یا قبول کرتا ہے یا طے کرتا ہے وہ "رشوت خور" کے حکم میں داخل ہوگا اور اُسی سزا کا مستحق ہوگا جو دفعہ اوّل میں مذکور ہے۔

دفعہ ششم: راشی (رشوت گزار) اور دلّال (رشوت کا معاملہ طے کرنے والا) اور ہر وہ شخص جو جرائم مذکورہ میں شریک ہوگا وہ اُن سزاؤں کا مستحق ہوگا جو جرائم مذکورہ کے تحت بیان کی گئی ہے۔ ہر اُس شخص کو "شریکِ جرم" قرار دیا جائے گا جس نے دانستہ تکمیلِ جرم تک مجرم کا ساتھ دیا ہو یا ترغیب دی ہو یا کوئی مدد کی ہو۔

دفعہ ہفتم: جو شخص قوت یا تشدد یا تہدید سے کسی ملازم سے کوئی فیصلہ صادر کروائے گا یا کوئی اور خلاف قانون کام کروائے گا یا اُسے فرائضِ منصبی کو حسبِ قانون سرانجام دینے میں مانع ہوگا وہ اُن سزاؤں کا مستوجب قرار پائے گا جو دفعہ اوّل میں بیان کی گئی ہیں۔

دفعہ ہشتم: جس شخص نے رشوت پیش کی مگر وہ قبول نہیں کی گئی یا طاقت یا تشدد یا تہدید کا استعمال کیا وہ مگر کارگر نہ ہوئی تو اُسے ۶ ماہ سے لے کر ۳۰ ماہ تک قید یا ۲½ ہزار سے لے کر ۵ ہزار ریال جرمانہ کی سزا یا بیک وقت دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

دفعہ نہم: "سرکاری ملازمین" سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو سرکاری محکموں میں مستقل طور پر کام کرتے ہیں یا عارضی طور پر اُن کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ سرکار کی طرف سے نامزد کردہ ماہرین اور ارکان بھی انہی میں شامل ہیں۔ نیز وہ ڈاکٹر اور نرسیں، جو اگرچہ باقاعدہ سرکاری ملازم نہ ہوں لیکن میڈیکل سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہوں اور حصہ دار کمپنیوں اور رفاہِ عامہ کے امور کی ذمہ دار ایجنسیوں کے کارندے اور گورنمنٹ کنٹریکٹر بھی اس قانون کے تحت ہوں گے۔

دفعہ دہم: جس شخص کو رشوت گزار (راشی)، یا رشوت گیر (مرتشی)، عطیہ وصول کرنے یا فائدہ اخذ کرنے کے لیے متعین کرتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے اس خدمت کو سرانجام دیتا ہے تو اُسے ایک ماہ سے ۶ ماہ تک قید یا ایک ہزار سے ۵ ہزار تک جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ شخص دلال نہ ہو بلکہ محض کارندہ ہو۔

دفعہ یازدہم۔ اس قانون کی رُو سے ہر اُس "فائدہ" یا "امتیاز" کو "عطیہ" یا "معاہدۂ عطیہ" تصور کیا جائے گا جو رشوت گیر حاصل کر سکتا ہو۔ خواہ وہ کسی نام سے بھی موسوم ہو اور خواہ وہ مالی ہو یا اخلاقی۔

دفعہ دوازدہم: جو ملازمین مذکورۂ بالا جرائم میں سزایاب ہوں گے وہ حتماً ملازمت سے بھی برخاست سمجھے جائیں گے۔ اور آئندہ انہیں ہر سرکاری ملازمت سے محروم کیا جائے گا۔ نیز انہیں سرکاری ٹنڈر دینے، سرکاری نیلامی میں حصہ لینے، پبلک ورکس کے ٹھیکوں میں، خواہ وہ سرکاری ہوں یا لوکل باڈیز کے تحت ہوں، بلاواسطہ یا بالواسطہ شریک ہونے کے حق سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ البتہ کابینہ اس امر کی مجاز ہے کہ ۵ سال کے بعد کسی مخصوص شخص کی سزا پر نظر ثانی کرے۔

دفعہ سیزدہم: ہر جرم کی سزا میں علی حدّ الامکان وہ تمام مال بحق سرکار ضبط کر لیا جائے گا جو عطیہ یا رشوت کی غرض سے استعمال ہُوا ہو گا۔

دفعہ چہاردہم: رشوت دہندہ یا دلّال اگر خود جُرم کی اطلاع کر دے گا یا جُرم کا اقبال کریگا تو اُسے قید و جُرمانہ کی سزا سے معاف کیا جائے گا۔ اگرچہ یہ اطلاع یا اقبال بعد از وقوع جرم ہو۔ اور اگر یہ اطلاع یا اقبال جُرم قبل از وقوع جرم ہو گا تو اسے ضبطیٔ مال کی سزا سے بھی معاف کیا جائے گا۔

دفعہ پانزدہم: جو شخص جرائم مذکورہ میں سے کسی جُرم کی اطلاع بہم پہنچائے گا اور ثبوتِ جرم تک معلومات فراہم کرے گا اُسے سرکار کی جانب سے انعام دیا جائے گا بشرطیکہ وہ خود رشوت گزار یا حصّہ دار یا دلّال نہ ہو۔ یہ انعام ۵ ہزار ریال سے کم اور ضبط شدہ مال کی نصف قیمت سے زیادہ نہ ہو گا۔ اگر ضبط شدہ مال کی مقدار انعام کی کم از کم مقدار کی متحمل نہ ہو گی تو یہ پوری رقم یا اس کا کچھ

حصہ سرکاری خزانہ سے دیا جائے گا۔

دفعہ شانزدہم: اگر کسی مقدمہ میں سرکاری ملازم کا بے قصور ہونا یا اُس کا سماج دشمن عنصر کا مقابلہ کرنا اور اُس کی حوصلہ شکنی کرنا ثابت ہو گا تو کابینہ لازماً مالی طور پر اُس کی حوصلہ افزائی کرے گی اور دوسری مرتبہ ایسی صورت پیش آنے پر وہ اُسے استثنائی طور پر ترقی دے سکتی ہے۔

دفعہ ہفدہم: اس قانون میں بیان کردہ جرائم کی تفتیش کے فرائض محکمہ شکایاتِ عامہ اور محکمۂ پولیس کا ایک ایک نمائندہ کرے گا کابینہ بھی اپنی طرف سے ایک نمائندہ شامل کر سکتی ہے۔ انکوائری رپورٹ ایک بورڈ کے سامنے پیش کی جائے گی جو محکمہ شکایاتِ عامہ کے نگرانِ اعلیٰ یا اُس کے نائب کی صدارت میں محکمہ شکایاتِ عامہ کے ایک قانونی مشیر اور ایک کابینہ کی طرف سے نامزد کردہ قانونی مشیر پر مشتمل ہو گا۔ رپورٹ کا جائزہ لینے کے لیے ایسے کسی شخص کو شامل نہیں کیا جائے گا جو تفتیش میں شریک رہ چکا ہو یا کسی پہلو سے اپنی رائے صادر کر چکا ہو۔ بورڈ کا فیصلہ کابینہ کی توثیق کے بعد ناقابلِ اپیل ہو گا۔

تشریحی نوٹ: سرکاری نظم و نسق کو اختلال سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان افراد کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے جو اپنے منصب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں یا اپنے اثر و رسوخ کی تجارت کرتے ہیں۔ یہ استعمال خواہ نفع اندوزی کی صورت میں ہو یا ضرر رسانی کی صورت میں۔ اور اثر و رسوخ خواہ حقیقی ہو یا فرضی۔ بہرحال سرکاری مشنیری کا تحفظ اور عمومی مصالح کی حفاظت اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اُن کارندوں کا محاسبہ نہ کیا جائے جن کے ہاتھوں میں یہ مشنیری ہوتی ہے۔ شریعتِ اسلامیہ نے منصب کے ناجائز استعمال اور بلا استحقاق اس سے استفادہ کرنے کی سختی سے روک تھام کی ہے۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کو شدید دنیاوی اور اُخروی سزاؤں کا مستحق ٹھیرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تأکلوا اموالکم	اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال
بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام	باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، اور نہ حاکموں کے آگے

لتاکلوا فریقًا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون۔ (البقرہ: ۱۸۸)

ان کو اس غرض کے لیے پیش کرو کہ تمہیں دوسرے کے مال کا کوئی حصّہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے:

لعن اللہ الراشی والمرتشی والرائش الذی یمشی بینھما

رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلّال پر، جو دونوں کے مابین سودا چکاتا ہے، اللہ کی لعنت ہے۔

نیز فرمایا:

لعن اللہ الراشی والمرتشی فی الحکم۔

مقدمات کے فیصلوں میں رشوت لینے اور دینے والے پر خدا کی لعنت ہے۔

ابوحمید ساعدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ابن لتیبہ کو زکوٰۃ کا محصّل مقرّر فرمایا۔ جب وہ زکوٰۃ کا مال وصول کر کے واپس آیا تو کہنے لگا: "یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیّۃً ملا ہے" اس پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم ناراض ہوئے اور فرمایا:

مابال اقوام نستعملھم علی ما ولانا اللہ فیقول ھذا لکم وھذا اھدی لی فھلا جلس فی بیت ابیہ فنظر ایھدی لہ ام لا۔

جن لوگوں کو ہم اپنے اُن کاموں پر عامل مقرر کرتے ہیں جو اللہ نے ہمارے سپرد کیے ہیں ان کا یہ کیا طریقہ ہے کہ وہ آکر کہتے ہیں کہ یہ مال تو تمہارا ہے اور یہ ہمیں ہدیہ میں ملا ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے باپ کے گھر میں بیٹھے رہے۔ پھر دیکھتے کہ اُن کے پاس ہدیے آتے ہیں یا نہیں۔

الغرض تمام آسمانی شریعتیں بھی اور انسانی قوانین بھی، رشوت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور ان تمام صورتوں کا انسداد کرتے ہیں جن کے ذریعہ یہ جُرم پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے۔ اسی غرض کے لیے یہ شاہی فرمان صادر ہوا ہے جس کی رُو سے رشوت خوری کی تمام صورتوں کا تعاقب کیا گیا ہے۔

اور ان کے قلع قمع کے لیے اور در پردہ سرگرمیوں سے پردہ اٹھانے کے لیے معتدبہ انعامات مقرر کیے ہیں۔

معاشرتی تحفظ کا قانون

باب اوّل: گزارہ الاؤنس اور اس کے حصول کی شرائط

فصل اوّل: گزارہ الاؤنس کے مستحقین

دفعہ ۱۔ مندرجہ ذیل اشخاص معاشرتی تحفظ کے قانون کی رُو سے، گزارۂ الاؤنس کے مستحق ہوں گے بشرطیکہ ان کے اندر وہ شرائط پائی جاتی ہوں جو اس قانون میں واضح کر دی گئی ہیں۔

۱۔ یتیم: جس کا باپ نامعلوم یا لاپتہ ہو وہ بھی یتیم کے حکم میں شامل ہے۔

۲۔ مستقل معذور: عذر خواہ بڑھاپے کی وجہ سے ہو یا کسی اور جسمانی مرض یا عیب کی وجہ سے۔

۳۔ لاوارث عورت۔

دفعہ ۲۔ ہر وہ یتیم گزارہ الاؤنس کا مستحق ہو گا جس کی عمر ۱۸ سال سے زائد نہ ہو گی خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔

دفعہ ۳۔ ہر وہ بوڑھا شخص گزارہ الاؤنس کا مستحق ہو گا جس کی عمر ۶۰ سال سے متجاوز ہو گی اور طبی رپورٹ کی رُو سے اُس کی کارکردگی کی قوت سلب ہو چکی ہو گی۔

دفعہ ۴۔ بڑھاپے کے ماسوا دوسرے عذرات کی صورت میں ہر وہ شخص گزارۂ الاؤنس کا مستحق ہو گا جو میڈیکل سرٹیفکیٹ کی رُو سے کام کے ناقابل ثابت ہو چکا ہو گا۔

دفعہ ۵: ہر لاوارث عورت گزارہ الاؤنس کی مستحق ہو گی جس کی عمر ۱۸ سال سے متجاوز ہو گی اور اُس کا کوئی کفیل نہ ہو گا قطع نظر اس سے کہ وہ شادی شدہ ہے یا مطلقہ یا بیوہ۔

دفعہ ۶۔ مستحقین کو گزارہ الاؤنس اُسی صورت میں دیا جائے گا جبکہ انہیں سرکاری رفاہ خانوں، کفالت گھروں اور یتیم خانوں میں جگہ نہ مل سکے گی۔ جو مستحقین ان اداروں میں داخل کیے جائیں گے وہ اس وقت تک گزارہ الاؤنس سے محروم رہیں گے جب تک وہ ان سے وابستہ ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۲۴ پر)

(بقیہ: سعودی عرب میں سوشل اصلاحات)

یہ ادارے اگر کسی شخص کو عدم استحقاق کی بنا پر داخل کرنے سے انکار کر دیں گے تو وہ شخص گزارہ الاؤنس سے بھی محروم ہو گا۔

فصل دوم : گزارہ الاؤنس کی مقدار

دفعہ ۷ : ہر مستحق یتیم کو کم از کم ۳۶۰ ریال سالانہ گزارہ الاؤنس دیا جائے گا۔ البتہ اگر چند یتیم سگے بھائی ہوں اور وہ مشترک زندگی بسر کرتے ہوں تو ۵ تک کی تعداد میں انہیں ۵ کا الاؤنس دیا جائے گا اور ۵ سے متجاوز ہونے کی صورت میں بھی زیادہ سے زیادہ ۵ کا الاؤنس مل سکے گا۔ یتیم کے تنہا ہونے کی صورت میں اُسے ملک کے کسی رفاہ خانے میں داخل کیا جائے گا۔

دفعہ ۸ : مستقل معذور کا گزارہ الاؤنس کم از کم ۳۶۰ ریال سالانہ ہو گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہو گا تو اُسے ہر بیوی کے لیے (صرف دو بیویوں کی حد تک) اور ۱۸ سال تک کے ہر بچے کے لیے (صرف چار بچوں کی حد تک) مزید اضافی الاؤنس دیا جائے گا جس کی کم از کم مقدار ۱۲۰ ریال فی کس سالانہ ہو گی۔ "معاشرتی تحفظ" کا محکمہ (جو عنقریب وجود میں لایا جائے گا) تنہا معذور افراد کو ایسے رفاہ خانوں میں داخل کرے گا جو پہلے سے ملک میں قائم ہیں یا جو آئندہ اس غرض کے لیے قائم کیے جائیں گے۔

دفعہ ۹ : لاوارث عورت کم از کم ۳۶۰ ریال سالانہ کی مستحق ہو گی۔ اور صاحب اولاد ہونے کی صورت میں اُسے چار بچوں کی حد تک ہر اُس بچے کی طرف سے، جس کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو گی اور اُس کے سوا کوئی دوسرا شخص اُس کا کفیل نہ ہو گا، اضافی گزارہ الاؤنس دیا جائے گا جس کی کم از کم مقدار ۱۲۰ ریال سالانہ ہو گی۔ معاشرتی تحفظ کا محکمہ بے اولاد لاوارث عورت کو کسی بھی کفالت گھر میں داخل کرنے کا مجاز ہو گا۔

دفعہ ۱۰ : گزارہ الاؤنس کا تخمینہ لگاتے وقت ہر مستحق کے ماحول و مصارف اور اس کے شہر اور بستی کے اقتصادی احوال کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے گا۔

دفعہ ۱۱ : اگر کسی مستحق کو کسی نوعیت کی مستقل آمدنی ملتی ہو گی تو اس کے گزارہ الاؤنس میں سے

اس آمدنی کے مقدار رقم ساقط کردی جائے گی۔

فصل سوم: گزارہ الاؤنس کے حصول کا طریقہ

دفعہ ۱۲: امیدوار گزارہ الاؤنس کی درخواست وزارت محنت و معاشرتی بہبود کے دفتر میں دے گا جو "گزارہ الاؤنس فارم" کی صورت میں ہوگی۔ اُسے اپنا استحقاق ثابت کرنے کے لیے اپنے علاقہ کے قاضی (مجسٹریٹ) سے تصدیقی شہادتیں فراہم کرنا ہوں گی۔

دفعہ ۱۳: "معاشرتی تحفظ" کا محکمہ (جو وزارت محنت و معاشرتی بہبود کے تحت قائم کیا جائے گا) اس امر کا پابند ہوگا کہ وہ امیدوار کو زیادہ سے زیادہ ۳ ماہ کے اندر درخواست پر اپنے فیصلہ سے آگاہ کرے۔ محکمہ کی طرف سے عدم استحقاق کا فیصلہ صادر ہونے کی صورت میں امیدوار وزیر محنت و معاشرتی بہبود سے نالش کر سکتا ہے۔ اور وزیر کو اس بارے میں کلی اختیار حاصل ہے۔

دفعہ ۱۴: درخواست کی منظوری کی صورت میں مستحق کو محکمہ کی طرف سے ایک کارڈ جاری کیا جائے گا جس کی رُو سے اُسے سالانہ چار قسطوں میں گزارہ الاؤنس ملا کرے گا۔

دفعہ ۱۵: مستحق ہر سال ماہ رجب کے نصف اول میں محکمہ معاشرتی تحفظ کو اپنے مالی اور گھریلو حالات سے آگاہ کرتا رہے گا۔ اور اُس کے وفات پا جانے کی صورت میں متعلقہ علاقہ کا نگران وزارت محنت و معاشرتی بہبود کو اُس کی خودنیدگی کی اطلاع دے گا۔

دفعہ ۱۶: اگر یہ ثابت ہو گیا کہ کسی امیدوار نے غلط بیانات کے ذریعہ سے گزارہ الاؤنس کی منظوری حاصل کی ہے یا استحقاق سے زیادہ رقم وصول کی ہے تو متعلقہ محکمہ اُسے الاؤنس سے کلی یا جزئی طور پر محروم کر سکتا ہے اور وصول کردہ رقم کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

فصل چہارم: سوشل ایڈ

دفعہ ۱۷: "معاشرتی تحفظ" کا ادارہ (مذکورہ بالا گزارہ الاؤنس کے علاوہ) متعینہ مدات کے اندر ایسے حاجت مند افراد اور خاندانوں کو بھی، نقدی کی صورت میں یا اشیائے ضرورت کی صورت میں، امداد دے گا جن پر گزارہ الاؤنس کا قانون منطبق نہیں ہو سکتا۔ یہ امداد آتشزدگی، سیلاب

اور قحط اور اس نوعیت کے دوسرے حادثات میں دی جائے گی یا ان حالات کے تحت دی جائے گی جو وزیر محنت و معاشرتی بہبود کی نگاہ میں قابلِ امداد قرار پائیں گے۔" معاشرتی تحفظ" کا ادارہ ایسی امداد کے مستحق شخص کو معاشرتی بہبود کے کسی اور ادارے کے سپرد بھی کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۸ : مستحق یا مصیبت زدہ شخص اپنی درخواست وزیر محنت و معاشرتی بہبود کے دفتر کو ایک مطبوعہ فارم پر پیش کرے گا اور اُسے اپنے استحقاق کے ثبوت کے لیے اپنے علاقہ کے قاضی کا تصدیقی سرٹیفکیٹ مہیا کرنا لازم ہو گا۔ ہنگامی حالات میں وہ اس کارروائی کا پابند نہیں ہو گا۔

دفعہ ۱۹ : "معاشرتی تحفظ" کے ادارہ پر لازم ہو گا کہ وہ درخواست گزار کو تین ماہ کے اندر اندر اپنے فیصلہ سے آگاہ کرے۔ ہنگامی حالات میں یہ ادارہ ایسی درخواست پر زیادہ سے زیادہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اپنا فیصلہ صادر کرنے کا پابند ہو گا۔

باب دوم : ادارۂ معاشرتی تحفظ

دفعہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ : وزارتِ محنت و معاشرتی بہبود کے تحت "معاشرتی تحفظ" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا جو پوری مملکت کے اندر اپنی زیادہ سے زیادہ شاخیں قائم کریگا۔ مذکورۂ بالا قوانین کی تنفیذ کی ذمہ داری اسی ادارہ پر عائد ہو گی۔ اس ادارے کے پاس ایسے تمام اشخاص کی معلومات ہوں گی جو سرکاری طور پر یا غیر سرکاری طور پر امداد حاصل کر رہے ہیں۔ ادارۂ تحفظ معاشرتی کے قیام و توسیع کے مراحل طے ہونے تک ان قوانین کو وزارتِ محنت و معاشرتی بہبود اپنے ماتحت اداروں اور شاخوں کے ذریعہ سے روبعمل لائے گی۔

باب سوم :

دفعہ ۲۳ : وہ تمام قوانین منسوخ سمجھے جائیں گے جو مذکورۂ بالا قوانین سے متصادم ہوں گے۔ وزیر محنت و معاشرتی بہبود اپنے احکام و اوامر کے ذریعہ سے ان قوانین کو "ادارۂ تحفظِ معاشرت" کی با اختیار کمیٹی کے مشورہ سے ان قوانین کے سرکاری گزٹ میں شائع ہو جانے کی تاریخ سے نافذ العمل کرے گا۔

ادارۂ معاشرتی تحفظ کا نظام | دفعہ ۱ : قوانین مذکورہ کے بموجب ایک فاؤنڈیشن وجود میں لایا جائے گا جو وزارت محنت و معاشرتی بہبود کے تابع ہوگا اور جسے "معاشرتی تحفظ" کا ادارہ کہا جائے گا۔ اس ادارے کا مرکز ریاض میں ہوگا اور یہ ایک مستقل بالذات ادارہ ہوگا۔

دفعہ ۲ : اس ادارے کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں :

الف : مملکت کے اندر معاشرتی تحفظات کی منصوبہ بندی کرنا۔

ب - ایسی ہر نوع کی جدوجہد کرنا جس سے سعودی معاشرے میں معاشرتی تحفظات کے مقاصد کی خدمت سرانجام پائے۔ ان میں منجملہ دوسرے مقاصد کے یہ مقاصد بھی شامل ہیں کہ ملک کے اندر ایسے مراکز و مدارس قائم کیے جائیں جن میں معذور افراد کو ٹریننگ دے کر کارآمد بنایا جا سکے۔ نیز ایسے ادارے جو یتامیٰ اور ضعفاء اور سن رسیدہ لوگوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش و نگرانی کی خدمت انجام دیں۔

ج : ایسے پیداآور منصوبے تجویز کیے جائیں اور انہیں نافذ کیا جائے جو ادارہ کی آمدنی میں اضافہ کا بھی موجب ہوں اور سعودی باشندوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو برسرروزگار کیا جا سکے۔

دفعہ ۳ : ادارۂ معاشرتی تحفظ کے مالی ذرائع :

الف : اموالِ زکوٰۃ (تحصیل زکوٰۃ کے تمام ادارے زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے ادارۂ معاشرتی تحفظ کی تحویل میں دیں گے)،

ج - ریاست کے خزانہ میں سے متعین رقوم

د : ادارۂ معاشرتی تحفظ کے تابع اموال و اراضی کی پیداوار۔

ادارہ کا تمام سرمایہ مملکت کے بنک میں جمع ہوگا اور صرف اتنی رقوم خازن اپنے پاس رکھ سکے گا جو مصارفِ عاجلہ کے لیے ناگزیر ہوں گی۔

دفعہ ۴ : اس ادارے کا نظم و نسق ایک مجلس کے سپرد ہوگا جو افراد ذیل سے تشکیل دی جائے گی :

۱- وزیر محنت و معاشرتی بہبود (یا عدم موجودگی کی صورت میں اس کا کوئی نمائندہ)

۲- وزارتِ مالیات کا سکرٹری

۳- وزارتِ محنت و معاشرتی بہبود کا سکرٹری

۴- ادارہ معاشرتی تحفظ کا ڈائرکٹر جنرل

۵- ۵ غیر سرکاری رکن، جو کابینہ کی جانب سے نامزد کیے جائیں گے۔ یہ نامزدگی ۳ سال تک ہوگی۔

تشریحی نوٹ: اس امر میں دو رائیں نہیں ہیں کہ شہریوں کی بنیادی ضروریات فراہم کرنا ریاست کے اولین مقاصد میں سے ہے۔ اسی بنا پر ریاست سعودیہ نے اس مقصد کو بہتر اور مفید ترین طریقے سے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لیے ایسے قوانین جاری کر دیے ہیں اور ایسے ادارے قائم کر دیئے ہیں جو جدید ترین وسائل کے ساتھ اسے بروئے کار لائیں گے۔ معاشرتی تحفظات صرف عصر حاضر اور تہذیب جدید کے مظاہر نہیں ہیں بلکہ یہ اسلام کے بنیادی اصول ہیں اور اسلامی ریاست میں اوّل روز ہی سے ان کا اہتمام کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: انا عائل من لا عائل له (میں اس کا سرپرست ہوں جس کا کوئی سرپرست نہ ہو) اس ارشاد کے بموجب مسلمانوں کا امیر بے سہارا اور حاجت مند افراد کی ضروریات پورا کرنے کا ذمہ دار قرار پاتا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد آیات کے اندر مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی گئی ہے اور مالداروں کے مال میں سائل اور نادار کو حصہ دار قرار دیا گیا ہے۔ اسی بنا پر جلالۃ الملک کی حکومت ہمیشہ سے اس امر کی خواہاں رہی ہے کہ وہ اپنے اس دینی اور تہذیبی فرض کو انجام دے۔ چنانچہ اس نے پیشتر ازیں اطرافِ مملکت میں کئی یتیم خانے جاری کر رکھے ہیں۔ لیکن اب اس نے یہ عزم کر لیا ہے کہ وہ اس کام کو منظم طریقے سے اور جدید ترین وسائل کے ساتھ پورا کرے گی۔